Mirza Mahmud-Fazl
March 1902.

حلد ۱۱ ۴۲۴

۵۸۸

تحریف قرآن کا جواب

یعنی

رسالہ اقامۃ البرہان فی رد من قال بتحریف القرآن

مؤلفہ

جناب مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری مرحوم

افادۂ عوام کے لئے

انجمن حمایت اسلام لاہور نے

سنہ ۱۳۱۹ھ 1901

مطبع رفاہ عام لاہور میں چھپوایا

تعداد حلد ۱۰۰۰ قیمت فی جلد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد فقیر محمد ابو عبد الرحمن غلام دستگیر ہاشمی صدیقی قصوری کان اللہ لہ ظاہر کرتا ہے کہ ماہ ذی الحج ۱۳۰۱ھ ہجری مقدس میں فقیر نے ایک رسالہ موسوم بہ تحریف القرآن مطبوعہ لودیانہ مشن پریس واقعہ ۱۸۸۴ء دیکھا اس کے پہلے ورق پر ابتدا میں لکھا ہے کہ محمدی دعوے کرتے ہیں کہ انجیل تبدیل ہوگئی ہے اور ہمارا قرآن صحیح اور درست ہے مگر جب ہم پوچھتے ہیں کہ کس وقت انجیل کی تبدیلی ہوئی اور کن لوگوں نے اسکو تبدیل کیا اور ان کا مطلب کیا تھا اور کون سی باتیں ہیں جو پہلے اور طرح تھیں اب اس طرح بدل گئیں اور اصل انجیل کہاں ہے الے قولہ تو ان سوالوں کا ایک بھی جواب معقول نہیں دے سکتے اور نہ کسی دلیل سے اس دعوے کو ثبوت کر سکتے ہیں انتہے۔ پھر صفحہ ۳ میں لکھا ہے مسیحی لوگ بطریق اولے کہہ سکتے ہیں کہ قرآن نے تحریف پائی اور یہ قرآن جو اب محمدیوں میں مروج ہے اصل قرآن نہیں ہے کیونکہ پہلے تو اُسے ابو بکر نے اکٹھا اور مرتب کیا پھر عثمان نے دوبارہ ملاحظہ کر کے اصلاح دی حالانکہ شیعہ لوگ ان اشخاص کو کافر اور بے دین جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عثمان نے کئی سورتوں کو جو علی کی شان میں تھیں قرآن سے نکال ڈالا انتہے۔ پھر صفحہ ۴ سے صفحہ ۱۰ تک قرآنوں کے اختلاف کی تین حدیثیں مشکوٰۃ سے نقل کر کے لکھا ہے کہ اب مشکوٰۃ کی ان حدیثوں سے کئی ایک بات ثابت ہوتی ہیں (پہلی) یہ کہ خود محمدؐ کے وقت میں ایک شخص نے ایک آیت کو ایسا اور دوسرے نے اسی آیت کو ویسا پڑھا تھا۔ (دوسرے) یہ کہ قرآن محمد کے وقت میں ایک جلد میں جمع نہیں ہوا تھا بلکہ ابو بکر نے آیات کو جمع کرنے کا حکم دیا الے قولہ۔ (تیسرے) یہ کہ عثمان نے خلافت کے تخت پر بیٹھ کر جب دیکھا کہ لوگ پھر بھی قرآن کے پڑھنے میں فرق کرتے ہیں اور ڈرا کہ قرآن میں آگے اور زیادہ خرابیاں نہ ہوں تو زید وغیرہ کو حکم دیا کہ قرآن کو دوبارہ صحیح کرے اور سب آیات قریش کی زبان میں لکھیں (چوتھے) اُس نے سب اگلے نسخے جمع کر کے جلا دئے۔ اور اُس نئے نسخے سے اور نسخے لکھوا کر سب جگہ بھیج دئے اور اسی طرح اُس کو مشہور کیا۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ عثمان نے کس واسطے اگلے سب نسخوں کو جلا دیا اگر وہ نیا نسخہ جو اس نے مشہور کیا اور اب مستعمل ہے اگلے نسخوں سے مضمون اور الفاظ میں بعینہ برابر اور موافق تھا اور اس نے صرف آیات اور سورتوں کی ہی ترتیب

اور ترکیب اور طور پر کی تھی تو کیا سبب تھا کہ اُن کو جلا دیا بلکہ لازم تھا کہ اگر سب کو نہیں تو بعض کو ضرور ہی رکھ چھوڑتا تا اگر کوئی کہے کہ تم نے قرآن کو تغیر کر دیا اور بدل ڈالا تو اُن نسخوں کو اُس کے سامنے رکھے کہ لو یہ اگلے نسخے ہیں دیکھو اور مقابلہ کرو تا کہ تمہیں معلوم ہو کہ یہ قرآن مضمون اور الفاظ میں اگلے نسخوں سے موافق اور مطابق ہے لیکن اس بات سے کہ عثمان نے ایسا نہیں کیا بلکہ سب اگلے نسخوں کو جلا دیا تو کچھ اور گمان نہیں ہوتا مگر یہی کہ اگلے نسخوں میں ہر ایک اور طرح کا تھا یا یہ کہ جیسا شیعہ کہتے ہیں کہ اُس نے قرآن کو قصداً گم کیا اور بعض آیات میں تغییر و تبدیل کی ہے اور اُس نسخہ کو جو حفصہ کے پاس تھا اور عثمان نے اس کو پھیر دیا اس کی خبر کسی کو پھر نہ ملی اے قولہ ہر صاحب فہم و شعور کے دل میں قرآن کے صحیح اور اصل ہونے کی بابت شک کلی ہوگی اگر محمدی ایسی باتیں توریت و انجیل کی بابت مسیحیوں کی مشہور اور معتبر کتابوں سے نکال لا سکتے تو البتہ اُن کا یہ ادعا کہ کتب مقدسہ تحریف ہوئی ہیں بیجا نہ ہوتا یہ مضمون ہے اس رسالہ کے اخیر صفحہ ۲ تک اس کے دیکھنے سے فقیر کو غیرت دینی نے اس پر آمادہ کیا کہ اس کا جواب لکھا جاوے تا کہ مصنف رسالہ مذکور کی غلط فہمی یا دھوکہ دہی ظاہر ہو جاوے ✦

پوشیدہ نہ رہے کہ اس رسالہ میں دو مضمون ہیں اوّل یہ کہ کتب مقدسہ توریت و انجیل محرف نہیں ہیں دوسرا یہ کہ قرآن میں تحریف واقع ہوئی ہے۔ پس اول قرآن مجید کا تغیر و تبدل سے محفوظ ہونا ظاہر کر کے پھر بعد ازاں کتب مقدسہ کی تحریف واقعی اور یقینی اُن کی معتبر اور مشہور کتابوں سے ظاہر کرونگا واللہ ہو الموفق والمعین ✦

واضح رہے کہ معنی تحریف کے لغت میں پھیر دینا اور بدل کرنا ہے ایک سخن کا اپنی وضع اور حالت سے کذا فی غیاث اللغات وغیرہ پس ناگزیر ہوا کہ کلام محرف میں اصلی کلام لفظاً و معنیً بدل جاوے اور اس جگہ جو تحریف میں کلام ہے تو مراد اُس سے یہ ہے کہ کلام الٰہی کا تغیر و تبدل کرنا پس تحریف کلام الٰہی وہ ہوگی جو کسی نے اس کلام کو ادل بدل کر دیا ہو تا کہ معنے بدل جاویں تو جس جگہ کلام الٰہی کو بحکم پروردگار دو یا تین طور پر پڑھنا روا ہو اور معنے میں بھی کچھ فرق نہ ہو تو اُس کو تحریف کہنا غلط فہمی یا دھوکہ دینا ہے دیکھو سورہ فاتحہ میں آیت ملک یوم الدین کو جس کے معنے خداوند روز قیامت کے ہیں ملک یوم الدین بھی اس میں قرأت ہے یعنی بادشاہ قیامت کا اب انجان خیال کریگا کہ دوسری قرأت پڑھنے والے نے آیت کو بدلا دیا ہے اور واقع میں یوں نہیں بلکہ مالک یوم الدین اور ملک یوم الدین دونو طرح سے کلام الٰہی ہی ہے پس اس اختلاف قرأت کو جو پادری صاحب بدیں عبارت کہ خود محمدؐ کے وقت میں ایک شخص نے ایک آیت کو ایسا اور دوسرے نے اسی آیت کو ویسا پڑھا تھا انتہے بیان کر کے تحریف سمجھ رہے ہیں یہ خلاف عقل و علم خانہ ساز اصطلاح ہے اللہ تعالےٰ انصاف نصیب کرے ✦

یہاں پر اس اختلاف قرأت کا حال کسی قدر تفصیل سے بیان کرنا مناسب ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت ابی بن کعب

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قرآن دوسری قراءت میں پڑھا میں اس قراءت کو نہیں جانتا تھا میں اس کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا آپ نے میری اور اس کی دونو قراءتوں کو درست فرمایا سو میرے دل میں اُس وقت ایسا شک پڑ گیا کہ حالت کفر میں بھی ویسا شک نہ تھا حضرت سمجھ گئے اور آپ نے ایسا مارا میرے سینے پر کہ میں خوف کے مارے پسینے میں ڈوب گیا اور گویا میں نے خدا کو دیکھ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کھل گئی تب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی یا اُبَیُّ اُرْسِلَ اِلَیَّ اَنِ اقْرَءِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَیْہِ اَنْ ھَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّانِیَۃَ اِقْرَءْہُ عَلٰی حَرْفَیْنِ فَرَدَدْتُ اِلَیْہِ اَنْ ھَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ اِقْرَءْہُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ وَلَکَ بِکُلِّ رَدَّۃٍ رَدَدْتُکَھَا مَسْئَلَۃٌ تَسْئَلُنِیْھَا فَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَۃَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّھُمْ حَتّٰی اِبْرَاھِیْمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے جو قرآن مجید کے قاری تھے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے حکم بھیجا گیا میری طرف اس کا کہ پڑھ قرآن کو ایک قراءت میں سو میں نے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری امت پر سو خدا نے پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دو قراءت میں سو میں نے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ میری امت پر آسانی کر سو خدا نے حکم بھیجا میری طرف کہ پڑھ قرآن کو سات قراءتوں میں اور یہ حکم ہوا کہ تجھ کو بشمار ہر بار حکم بھیجنے کے جس کو میں نے تیری طرف پلٹا ایک ایک سوال کرنے کی اجازت ہے کہ تو اُس کو مانگے یعنی تین بار کوئی اور دعا کر تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو میں نے کہا اے خداوند میری امت کو بخش اے خداوند میری امت کو بخش یعنی دو بار تو سوال کر چکا اور پیچھے ڈال رکھا میں نے تیرے سوال کو اس دن کے واسطے کہ جب خلق جھکیگی میری طرف سب کے سب یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی ۔

فائدہ ۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عرض معروض کر کے سات قراءت کی اجازت لی تاکہ امت پر ایک قراءت میں پڑھنا مشکل نہ پڑے اور حق تعالےٰ کی رحمت کو خیال کرنا چاہئے کہ جب اپنے حبیب کو اپنی اُمت پر اتنا مہربان دیکھا تو امت کے حق میں تین بار سوال کرنے کی اجازت اور دی سو حضرت نے امت کے بخشنے کا دو بار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوف ناک ہونگے اور کسی کے واسطے نہ کہہ سکینگے تب ہمارے حضرت شفاعت پر تلے ہونگے اور قیامت میں پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھ نہ کچھ سعی سفارش چاہینگے حتّٰی کہ ابراہیم خلیل اللہ بھی دامن محمدی پکڑینگے کذا فی ترجمہ مشارق الانوار السماۃ بہ تحفۃ الاخیار فصلے اللہ وسلم علے حبیبہ دائما وعترتہ کما یحب ویرضے

اس حدیث سے صاف صاف ثابت ہے کہ ساتوں قراءت کلام الٰہی ہے اس کو تحریف کہنا جاہلوں کو دھوکہ دینا ہے، باقی رہا یہ قرآن مجید کا اُس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سعادت نشان میں جمع ہونے سے کچھ خلل لازم نہیں آتا ہے کیونکہ ہر سورۃ

میں آیتوں کی ترتیب بحکم الٰہی وقوع میں آئی تھی اور وہ سب سورتیں یعنی اول سے آخر تک تمام قرآن مجید کئی صحابہ کو یاد تھا
پس باوصف موجود ہونے حافظوں کے اگر قرآن ایک جلد میں جمع نہ ہوا تو کیا مضایقہ۔ مہذا باری تعالےٰ نے
قرآن مجید کے حفظ و نگہبانی کا خود وعدہ فرمایا ہوا تھا جیسا کہ سورۂ حجر کی ابتدا میں ارشاد ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا
الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ بیشک ہم نے ہی اُتارا ہے قرآن کو اور ہم اسکے
نگہبان ہیں اور سورہ حم فصلت میں بھی ارشاد ہو چکا تھا کہ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ
بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ یعنی بیشک وہ قرآن عزت والی کتاب ہے اُس پر جھوٹ
کا دخل نہیں آگے سے نہ پیچھے سے اُتاری ہوئی ہے خدائے دانا صاحب تعریف کی طرف سے۔ پس جس کلام کا
مالک الملک خود نگہبان ہو اور اُس میں کسیکے دخل اور تغیر و تبدل کو گنجائش نہ ہو اور نیز کئی حافظوں کے سینوں
میں محفوظ ہو تو ابتداءً اس کے ایک جلد میں جمع نہ ہونے سے کیا خطرہ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف
کے بعد ہی بمزید احتیاط جب خلیفۂ اوّل نے جمع کرایا تو اُس وقت ایک ہی طور پر سب صحابہ کے اجماع سے جمع نہیں ہوا تھا
کسی نے سورتوں کو بروایت ترتیب نزول جمع کیا تھا اور کسی نے کسی اور ترتیب سے جو اُس کو پسند آئی جب ایسے نسخے جن میں صرف
ترتیب کا ہی اختلاف تھا مشتہر ہوئے اور کئی حافظ بھی انتقال کر گئے۔ تو تیسری خلافت میں جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے بعد تیرھویں برس قایم ہوئی تھی سب صحابہ کے اجماع سے اس اختلاف ترتیب کو رفع کرنے کے لئے اس ترتیب پر جو
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھتے تھے قرآن کی سورتوں کو جمع کیا اور جہاں کسی ایک دو سورتوں میں وہ ترتیب کسی
کو یاد نہ رہی تو اپنے اجتہاد سے صحابہ نے ان میں ترتیب دیکر بموجب اس ترتیب کے کئی نسخے لکھوائے اور مشتہر کرائے
دوسرے صحابہ مثل حضرت ابن مسعود و ابی بن کعب رضی اللہ عنہما جنہوں نے دوسری ترتیب سے قرآن کو جمع کر رکھا تھا
وہ بھی اسی ترتیب کے تابع ہو گئے تب اس پہلی ترتیب کے نسخوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جلا دیا تھا کہ اختلاف ترتیب
بالکل رفع ہو اور یہی ترتیب جو خدائے پاک اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے اُمت میں شائع ہو چنانچہ سب مجتہدین
نے اس ترتیب کو قبول کیا اور ایک نسخہ پہلا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا چونکہ واقعی قرآن مجید میں کوئی تغیر
و تبدل واقع نہیں ہوا تھا اور نہ کسی ایمان دار کو کوئی شک تھا اور نہ کسی کی طرف سے کوئی اعتراض ہوا تھا جس پر مقابلہ
کی حاجت پڑتی تو اس واقعہ میں اب تیرہ سو برس کے بعد یہ شک لانا کہ تیسرے خلیفہ نے قرآن میں تغیر و تبدل
کر دیا ہے محض بہتان اور افترا ہے شکی بات سے یقین کا توڑنا سراسر حق سے منہ موڑنا ہے۔
پھر پادری صاحب شیعہ کی طرف سے قرآن کا تغیر و تبدل نقل کرتے ہیں یہ بھی بے اصل بات ہے کیونکہ شیعہ کی معتبر کتابوں سے
مثل تفسیر مجمع البیان و تفسیر صافی و صراط مستقیم و مصائب النواصب و سارا اعتقاد شیخ صدوق وغیرہ سے ثابت ہے کہ محققین شیعہ کے
نزدیک قرآن اتنا ہی ہے جو دفتین میں منقول مسطور اور مسلمانوں میں مشہور ہے کچھ کمی بیشی اور تغیر و تبدل اس میں نہیں ہوا ہے۔

پس جب پادری فنڈر صاحب اور اُن کے اتباع کے اعتراض باطل ہوئے تو یہی بات حق اور ثابت ٹھیری کہ یقیناً قرآن مجید تغیر و تبدل سے محفوظ ہے اور جو روایت اُس کے برخلاف کوئی بیان کرے وہ مردود اور باطل ہے اور کیوں نہ ہو کہ آج تک جو ۱۳۰۰ ہجری مقدس ہے اور قرآن کے نزول کو قریب تیرہ سو سال کے ہو چکا ہے تو اس قدر مدتہائے دراز و قرنہائے طویل میں قرآن مجید میں ایک لفظ بلکہ حرکت یا نقطہ تک کا فرق نہیں ہوا اور نہ قیامت تک ممکن ہے بڑے سے بڑا عالم اگر سہواً کوئی لفظ قرآن کا غلط پڑھے تو ایک چھوٹا سا لڑکا حافظ قرآن بتا دیتا ہے کہ یہ لفظ یوں صحیح ہے اور یہ محفوظیت قرآن کی ایسی بات نہیں کہ قرآن کے ماننے والے ہی اس کے قائل ہیں بلکہ دوسرے دین والے منصف مزاج بھی اس امر مسلم الثبوت کو تسلیم کرتے ہیں خود پادری صاحبان کی قوم کے بہت سے علما اس بات کو مانتے ہیں اگر طوالت منظور ہوتی تو کئی نقلیں اس بارہ میں منقول ہوتیں مگر اختصار کی وجہ سے اتنا ہی ذکر کافی ہے کہ سر ولیم میور صاحب اپنی کتاب لائف آف محمدؐ میں بڑی متانت سے لکھتے ہیں کہ دنیا میں غالباً کوئی اور کتاب نہیں ہے جس کی عبارت بارہ سو برس تک ایسی خالص رہی ہو جیسی قرآن ہے۔ پس غور کرو کہ جب غیر دین والے لوگ بھی قرآن کی نسبت ایسا خیال ظاہر کریں تو کب ممکن ہے کہ قرآن میں تحریف و تغیر و تبدل واقع ہو ؎

والفضل ما شهدت به الاعداء پس متحقق ہوا کہ قرآن مجید عمدہ سے عمدہ طور پر محفوظ ہے اور پادریوں کا یہ دعوےٰ کہ قرآن مجید میں تحریف واقع ہوئی ہے بالکل باطل اور بلا دلیل ہے ✦

اب میں پادری صاحب کے ان اعتراضوں کا جواب جو انجیل کی تحریف کے باب میں پادری صاحب نے تحریر فرمائے ہیں لکھتا ہوں ✦

واضح رہے کہ باقرار علماء مسیحی و باقبال کتب معتبرہ مسیحی کے کتب مقدسہ میں تحریف واقع ہوئی ہے جس کا بیان یہ ہے کہ عہد عتیق کے مشہور نسخے تین ہیں پہلا نسخہ عبرانی جس کو یہود اور اکثر علمائے پروٹسٹنٹ معتبر جانتے ہیں۔ دوسرا نسخہ یونانی جو ۱۵۰ء تک عیسائیوں کے نزدیک معتبر تھا اور عبرانی نسخہ کو محرف جانتے تھے اور یہ اب تک گرجا یونانیہ اور مشرقی گرجاؤں میں معتبر گنا جاتا ہے اور ان دونوں نسخوں میں سب کتابیں عہد عتیق کی جمع ہیں تیسرا نسخہ سامری جو سامریوں کے نزدیک معتبر ہے اور یہ نسخہ بعینہٖ نسخہ عبرانی ہے لیکن اس میں سات کتابیں عہد عتیق کی ہیں کیونکہ سامری باقی کتابوں کو عہد عتیق سے نہیں مانتے ہیں اور یہ سامری نسخہ عبرانی نسخہ پر بہت سے فقروں اور لفظوں میں زاید ہے اور کئی محقق علمائے پروٹسٹنٹ مثل کنی کات و ہیلز و ہیوی کنیت وغیرہم نسخہ سامری کے معتقد ہیں اور عبرانی کو یہود کا تحریف کیا ہوا جانتے ہیں اور اکثر علمائے پروٹسٹنٹ کے بھی بعضے مقاموں میں نسخہ سامری کو عبرانی پر مقدم کرتے ہیں

یہاں پر اس اجمال کی بقدر ضرورت تفصیل یوں ہے کہ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے زمانہ سے حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے طوفان تک نسخہ عبرانی کی رو سے ایک ہزار چھ سو چھپن سال ہوتے ہیں اور نسخہ یونانی کی رو سے دو ہزار دو سو باسٹھ برس ہوتے ہیں اور نسخہ سامری کی رو سے ایک ہزار تین سو سات برس ہوتے ہیں چنانچہ تفسیر ہنری واسکاٹ میں ایک جدول لکھ کر حضرت آدم سے لامک تک ہر شخص کی عمر سے وہ برس لکھا ہے جس میں اس کے گھر میں تولد ہوا اور حضرت نوح کی عمر سے سال طوفان لکھا ہے۔ بدیں صورت

نام	نسخہ عبرانی	نسخہ سامری	نسخہ یونانی	نام	نسخہ عبرانی	نسخہ سامری	نسخہ یونانی
آدم	۱۳۰	۱۳۰	۲۳۰	بارد	۱۶۲	۶۲	۱۶۲
شیث	۱۰۵	۱۰۵	۲۰۵	حنوک	۶۵	۶۵	۱۶۵
انوش	۹۰	۹۰	۱۹۰	متوسالح	۱۸۷	۶۷	۱۸۷
قینان	۷۰	۷۰	۱۷۰	لامک	۱۸۲	۵۳	۱۸۸
مہلائیل	۶۵	۶۵	۱۶۵	نوح	۶۰۰	۶۰۰	۶۰۰
					۱۶۵۶	۱۳۰۷	۲۲۶۲

پھر تینوں نسخوں کی رو سے ثابت ہے کہ حضرت نوح طوفان کے وقت چھ سو برس کے تھے اور حضرت آدم کی عمر نو سو تیس برس کی ہوئی ہے تو نسخہ سامری کی رو سے یہ لازم آیا کہ وقت وفات حضرت آدم کے حضرت نوح دو سو تیئیس برس کے تھے اور یہ بات سب مورخوں کے نزدیک باطل ہے اور نسخہ عبرانی اور یونانی بھی اس کو جھٹلا رہے ہیں کیونکہ ان کی ولادت عبرانی کی رو سے حضرت آدم کے ایک سو چھبیس سال بعد ہوئی اور نسخہ یونانی کی رو سے سات سو بتیس سال بعد حضرت آدم کے حضرت نوح پیدا ہوئے تو اس اختلاف فاحش اور سخت تحریف کی وجہ سے یوسفیس یہودی مورخ مشہور نے جو عیسائیوں کے نزدیک بھی معتبر ہے اس نے تینوں نسخوں پر اعتبار نہیں کیا اور کہا ہے کہ مدت مذکور بائیس سو چھپن برس ہے اب غور کرو کہ تحریف اس کا نام ہے جو تینوں نسخے الہامی کتابوں کے باہم نہیں ملتے اور زمین آسمان کا فرق رکھتے ہیں پہلی تحریف کے ضمن میں کئی تحریفیں آگئی ہیں ✦

اب آگے اور تحریف دیکھو کہ زمانہ طوفان سے حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کی ولادت تک عبرانی نسخے کی رو سے دو سو بانوے سال ہوتے ہیں اور یونانی نسخے کی رو سے ایک ہزار بہتر برس ہوتے ہیں اور نسخہ سامری کی شہادت سے نو سو بیالیس سال ہوتے ہیں چنانچہ اسی تفسیر ہنری

واسکاٹ میں جدول مثلاً جدول بالا کے لکھی ہے جس میں سوائے سام کے سب کی عمر سے وہ سال لکھا ہے۔ جس میں اس کے گھر فرزند پیدا ہوا اور سام کے محاذی وہ سال ہے جس میں بعد طوفان اس کے گھر فرزند تولد ہوا اور وہ جدول یہ ہے۔

نام	نسخہ عبرانی	سامری	یونانی	نام	نسخہ عبرانی	سامری	یونانی
سام	۲	۲	۲	فالغ	۳۰	۱۳۰	۱۳۰
ارفخشد	۳۵	۱۳۵	۱۳۵	رعو	۳۲	۱۳۲	۱۳۲
قینان	۰	۰	۱۳۰	سروغ	۳۰	۱۳۰	۱۳۰
شالح	۳۰	۱۳۰	۱۳۰	ناحور	۲۹	۷۹	۷۹
عار	۳۴	۱۳۴	۱۳۴	تارخ	۷۰	۷۰	۷۰
					۲۹۲	۹۴۲	۱۰۷۲

پس دیکھو کہ اس میں بھی سخت اختلاف اور ایسی تحریف واقع ہوئی ہے کہ جس سے تینوں نسخوں میں تطبیق غیر ممکن ہے جب بموجب نسخہ عبرانی کے ولادت حضرت ابراہیم کی طوفان سے دوسو بانوے سال بعد ہوئی اور حضرت نوح طوفان کے بعد تین سو پچاس سال زندہ رہے تھے جیسا کہ آیت ۲۸ باب ۹ سفر تکوین میں لکھا ہے تو لازم آیا کہ حضرت ابراہیم بوقت وفات حضرت نوح کے اٹھاون سال کے تھے اور یہ بات سب مورخوں کے نزدیک غلط ہے اور یونانی اور سامری نسخہ بھی اس کی تکذیب کر رہے ہیں کیونکہ یونانی کے بموجب ولادت حضرت ابراہیم کی حضرت نوح کی وفات سے سات سو بائیس برس بعد ہوئی ہے اور بموجب نسخہ سامری کے پانچ سو بانوے برس بعد وفات حضرت نوح کے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اور نیز یونانی نسخہ میں ارفخشد اور شالح کے درمیان میں ایک بطن قینان کا لکھا ہے جو عبرانی اور سامری میں معدوم ہے اور لوقا کی انجیل میں نسخہ یونانی پر اعتماد کر کے نسب نامہ مسیح میں قینان کو درمیان لکھا ہے حالانکہ بموجب شہادت نسخہ عبرانی اور سامری دونو الہامی کتابوں کے قینان عدم محض ہے۔ پھر بسبب اس سخت اختلاف الہامی کتابوں کے عیسائیوں نے بھی آپس میں اختلاف کر کے تینوں نسخوں کا اس باب میں اعتبار نہیں کیا ہے بلکہ اس جگہ الہامی کتابوں کو پس پشت ڈال کر بیان کیا کہ زمانہ مذکور تین سو باون سال ہے اور یوسیفس یہودی مورخ مشہور نے بھی ان تینوں نسخوں پر اعتبار نہیں کیا اور کہا ہے کہ زمان مذکور نو سو ترانوے سال ہے جیسا کہ تفسیر ہنری واسکاٹ میں منقول ہے۔

اور اگسٹائن جو چوتھی صدی میں عالم علمائے مسیحی گذرا ہے مع اور قدیمی علما کے اس اعتقاد پر ہے کہ نسخہ یونانی صحیح ہے اور ہارسلی مفسر نے بھی اپنی تفسیر میں بذیل آیت ۱۱ باب ۱۱ سفر تکوین کے اسی کو اختیار کیا ہے یعنی نسخہ یونانی صحیح جانتا ہے اور ہیلز کہتا ہے کہ نسخہ سامری صحیح ہے اور ہورن محقق بھی اسی پر ہے اور پہلی جلد تفسیر واسکاٹ میں ہے کہ اگسٹائن کہتا تھا کہ یہود نے عبرانی نسخہ کو تحریف کر دیا ہے اُن اکابر کی تاریخوں کو جو طوفان سے پہلے تھے۔ اور نیز جو بعد طوفان پیدا ہوئے حضرت موسےٰ تک اور غرض یہود کی اس تحریف کرنے سے یہ تھی کہ ترجمہ یونانی غیر معتبر ہو جاوے اور دین مسیحی میں خلل آوے اور قدیمی عیسائی ایسا ہی کہتے تھے کہ یہود نے ۱۳۰ء میں توریت کو تحریف کر دیا تھا یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر ہنری واسکاٹ کا اور ہورن دوسری جلد اپنی تفسیر میں بہت سے دلایل قایم کر کے کہتا ہے کہ بیشک یہود نے قصداً تحریف کیا توریت کو اور جو کہتے ہیں کہ سامریوں نے قصداً تحریف کی ہے یہ بے اصل بات ہے یہ ترجمہ ہے خلاصہ عبارت تفسیر ہورن کا۔ اب دیکھو مفسرین کتب عہد عتیق کیسا صریح اور صاف اقرار اور اقبال کر رہے ہیں کہ ان کتابوں میں تحریف واقع ہوئی اور تاریخ تحریف اور غرض تحریف مع نشان و پتہ تحریف کنندگان کیا خوبی سے بتا رہے ہیں پس کیسا جواب شافی ملا پادری صاحب کو جو ابتداے رسالہ تحریف القرآن میں لکھ کر دھوکہ دیتے رہے ہیں کہ مسلمان اس کا معقول جواب نہیں دیتے کہ کس وقت تبدیل ہوئی اور کن لوگوں نے تبدیل کیا اور ان کا مطلب کیا تھا الخ یعنی جواب یہ ہے کہ پادری صاحب کی معتبر تفسیروں میں لکھا ہے کہ قدیمی معتبر عیسائی کہتے تھے کہ یہود نے ۱۳۰ء ایکسوتیس میں بغرض تخریب دین مسیحی کے توریت میں تحریف کی اور ایسی تحریف جس سے کتب الہامی کے نسخوں میں اس قدر تغیر و تبدل واقع ہوا جس کی تطبیق ممکن ہی نہیں کیونکہ زمین و آسمان کا فرق پڑ گیا ہے۔ پس اب کے عیسائی اور تنخواہ خوار پادری جو اس تحریف یقینی کو سہو کاتب پر حمل کر رہے ہیں خلاف انصاف اور محض ہٹ دھرمی ہے کیا معنے کہ سہو کاتب تو تھوڑی سی توجہ سے نکل جاتے ہیں اور یہ تو اس قدر تحریف ہوئی جس سے ایک ہزار سات سو تریپن برس سے اُن کی کتابیں باہم سخت مختلف ہو گئیں اور قابل اعتبار کے نہ رہیں پھر حیلے بہانے کر کے دنیوی فائدوں کو پورا کرنے کی نیت سے انہی محرف کتابوں پر چلنا اور نہایت صحیح کتاب آسمانی پر ایمان نہ لانا پناہ بخدا ے لایزال۔ پروردگار عالم انصاف بخشے اور سیدھے راستے کی رہنمائی کرے ۔

اگر عیسائیوں کو اس قدر اظہار تحریف سے دلجمعی نہ ہو تو لیجئے اور بھی عرض کر دیتا ہوں کہ عبرانی نسخے کی کتاب استثنا باب ۲۷ آیت ۴ میں لکھا ہے کہ حضرت موسےٰ نے عیبال کے پہاڑ میں مسجد کے بنانے کا

حکم دیا تھا اور نسخہ سامری میں لکھا ہے کہ جرزیم کے پہاڑ میں مسجد کا حکم دیا تھا۔ اس لئے قدیم سے یہودیوں اور سامریوں میں یہ اختلاف چلا آیا ہے اور ہر فرقہ دعوے کرتا ہے کہ دوسرا نسخہ محرف ہے اور ایسا ہی علمائے فرقہ پروٹسٹنٹ اس باب میں مختلف ہیں۔ آدم کلارک مشہور مفسر اپنی تفسیر کی پہلی جلد صفحہ ۱۰۱ میں لکھتا ہے کہ محقق کنی کاٹ کا دعوے یہ ہے کہ نسخہ سامری صحیح ہے اور محقق پادری اوروشیو دعوے دار ہیں کہ نسخہ عبرانی صحیح ہے مگر بہت لوگ جانتے اور یقین کرتے ہیں کہ کنی کاٹ کی دلیلیں قوی ہیں اور سامریوں کی عداوت کی رو سے ضرور یہود نے تحریف کی ہے کیونکہ اس بات کو سب مانتے ہیں کہ جرزیم کا پہاڑ چشمے دار ہے جس میں باغات اور سبزی ہے تو اس میں مسجد کا بنانا مناسب ہے برخلاف عیبال پہاڑ کے کہ وہ خشک مکان ہے یہ ترجمہ ہے کلام مفسر مذکور کا۔ ہر چند یہ تین سچی شہادتیں وقوع تحریف کی کتب مقدسہ میں بمقابلہ اہل تثلیث کے کافی تھیں۔ مگر ایک اور بھی علاوہ کے طور پر ہدیہ کرتا ہوں تا کسی صاحب کا کوئی ارمان باقی نہ رہے۔ سفر صموئیل کے باب ۲۴ آیت ۹ میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل آٹھ سو ہزار مرد جرار تھے اور یہوداہ کی اولاد پانچ سو ہزار بہادر تھے اور آیت ۵ باب ۲۱ سفر ملوک اول میں ہے کہ اسرائیلی بارہ سو ہزار مرد جرار تھے اور یہوداہ چار سو ہزار اور ستر ہزار تھے۔ اب ہر ادنے اعلےٰ یقین کرتا ہے کہ ان دونو عبارتوں سے ایک نہ ایک ضرور محرف ہے۔ آدم کلارک اپنی تفسیر کی دوسری جلد میں بضمن ان عبارتوں صموئیل کے لکھتا ہے کہ دونو عبارتوں کا صحیح ہونا غیر ممکن ہے اور ایک کو ان دونو سے بالیقین صحیح جاننا بھی مشکل ہے اور غالب گمان یہ ہے کہ پہلی عبارت صحیح ہے اور عہد عتیق کتب تواریخ میں بہت جگہ تحریفات واقع ہوئی ہیں ان میں تطبیق بننے کا خیال کرنا عبث اور بیہودہ ہے بہتر ہے کہ ہم پہلے سے مان لیں اس بات کو یعنی تحریف کو جس کے انکار کی ہم کو گنجایش نہیں۔ یہ کلام مفسر مذکور کا ترجمہ ہے*

اب اس مذکورہ بالا سے ہر دانشمند کو یقین ہوا کہ کتب عہد عتیق میں واقعی اور یقینی تحریف ہوئی ہے باقی رہا حال عہد جدید کا سو اوپر یہ بھی گذر چکا ہے کہ انجیل لوقا میں نسخہ یونانی پر اعتماد کر کے نسب نامہ مسیح میں قینان کو لکھا ہے جس کا وجود بموجب شہادت دو الہامی کتابوں نسخہ عبرانی اور سامری کے نابود ہے۔ پس جب انجیل ایک چیز محض عدم کو جس کے معدوم ہونے پر دو الہامی کتابیں گواہ ہیں ثابت کر رہی ہے اور ایک شخص بنا دیتی کو حضرت مسیح کے اجداد میں لکھ دیا ہے اور ظاہر ہے کہ جھوٹے باپ کی طرف نسبت گناہ کبیرہ ہے۔ تو پھر اس انجیل کی صحت میں بڑا بھاری شک پڑ گیا اور اس کے اصل اور صحیح ہونے میں شک کلی ہوا۔ پھر آگے چلو اور سنو کہ پہلے رسالہ یوحنا کے پانچویں باب میں لکھا ہے آیت ۷ گواہی دینے والے آسمان میں تین ہیں۔ اور وے اب اور کلمہ اور روح القدس ہیں

اور یہ تینوں ایک ہیں۔ زمین میں گواہی دینے والے تین ہیں۔ روح۔ آب۔ دم اور یہ تینوں ایک میں متحد ہوتے ہیں اور بموجب گمان اُن کے محققین علما کے اصل عبارت اتنی تھی کہ گواہی دینے والے تین ہیں (۱) روح۔ (۲) آب۔ (۳) دم۔ اور یہ تینوں متحد ہوتے ہیں ایک ہیں۔ پس تثلیث کے معتقدوں نے یہ عبارت اس میں بڑھادی۔ آسمان میں تین ہیں اب۔ کلمہ۔ روح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں اور زمین میں گواہی دینے والے۔ کمر پستاخ اور شون متفق ہیں کہ یہ عبارت ملحق یعنی پیچھے سے لگائی ہوئی ہے۔ اور ہورن باآنکہ متعصب ہے وہ بھی قائل ہے کہ یہ عبارت الحاقی واجب الترک ہے اور تفسیر ہنری واسکاٹ کے جمع کرنے والے اس کو الحاقی مانتے ہیں اور آدم کلارک بھی اُسے ملحق جانتا ہے اور اگسٹائن جو عیسائی علما سے بہت بڑا عالم چوتھی صدی میں گذرا ہے اور عیسائی اس کو معتبر جانتے ہیں وہ قائل تھا تثلیث کا اور فرقہ ایرین منکران تثلیث سے مناظرہ کرتا تھا۔ اُس نے اس رسالہ یوحنا کی دس نقلیں کی تھیں جن میں یہ عبارت الحاقی نہ تھی اگر فی الاصل یہ عبارت ہوتی تو وہ اُس کو نقل کرکے منکروں پر حجت قایم کرتا بلکہ اُس نے تکلف کرکے آیت ۸ کے حاشیہ پر لکھا کہ مراد ماء سے اب ہے اور دم سے بن اور روح سے روح القدس چونکہ یہ توجیہ نہایت ضعیف تھی تو تثلیث کے معتقدوں نے اس عبارت حاشیہ کو متن کی عبارت سے ملادیا تاکہ تثلیث کی دلیل ہو اور اس عبارت کی تحقیق میں ہورن مفسر بارہ ورق لکھے ہیں اور بہت سی وجہوں سے اس کو جھٹلایا ہے **پہلی** وجہ یہ عبارت ان نسخوں میں موجود نہیں جو نسخہ یونانیہ سے سولھویں صدی سے پیشتر لکھے گئے ہیں **دوسری** وجہ جو نسخے بہ تمام کوشش پہلے زمانے میں چھپے ہیں اُن میں یہ عبارت نہیں ہے۔ **تیسری** وجہ کسی ترجمہ قدیم میں سوا لاطینیہ کے یہ عبارت موجود نہیں ہے۔ **چوتھی** وجہ اکثر قدیمی لاطینی نسخوں میں بھی یہ عبارت نہیں ہے۔ **پانچویں** وجہ قدیم عیسائیوں سے کسی نے اس کے ساتھ تمسک نہیں کیا ہے۔ **چھٹی** وجہ فرقہ پروٹسٹنٹ کے اماموں نے یا تو اس عبارت کو دور کردیا تھا یا اس پر علامت شک لگادی تھی الخ۔ اب دیکھو کہ عیسائیوں کی معتبر کتابوں سے کیسی صاف صاف تحریف ثابت ہوگئی اور وہ بھی اصل مسئلہ تثلیث میں باقرار انکے علما کے۔ پس اب تو پادری صاحب کا یہ عذر کہ اگر محمدی ایسی باتیں توریت اور انجیل کی بابت مسیحیوں کی مشہور اور معتبر کتابوں سے نکال لاسکتے تو البتہ ان کا یہ ادعا کہ کتب مقدسہ تحریف ہوئی ہیں بیجا نہ ہوتا انتہے ٹوٹ گیا۔ کیونکہ مسیحیوں کی مشہور اور معتبر کتابوں سے صریح تحریف کا اقرار دکھا دیا گیا ہے۔ جس کو عیسائیوں کی مقدس کتابوں کی غلطیوں اور تحریف کی اور زیادہ تفصیل دیکھنی ہو وہ کتاب اظہار الحق مطبوعہ استنبول کو ملاحظہ کرے۔

Vide also Sir W. Muir and the Rev. E. Sell.

Syed Maqbool Hasan
Saidi, Po, Khandari Colony

فہرست کتب فروختنی انجمن حمایت اسلام لاہور

نام کتاب	قیمت
مدامی جنتری مرتبۂ انجمن	۶ پائی
تختۂ حروف اردو	۳ پائی
اردو کاپی سلپ نمبر ۱ (الف)	۳ پائی
ایضاً ایضاً (ب)	۶ پائی
ایضاً ایضاً نمبر ۲	۷ پائی
ایضاً ایضاً نمبر ۳	۹ پائی
اردو کا قاعدہ مرتبۂ انجمن ..	۶ پائی
اردو کی پہلی کتاب لڑکوں کے واسطے	۱ر۲ پائی
ایضاً لڑکیوں کے واسطے	۱ر۲ پائی
اردو کی دوسری کتاب	۲ر۲ پائی
ایضاً تیسری کتاب	۵ر
ایضاً چوتھی کتاب	۱۰ر
ایضاً پانچویں کتاب	۱۲ر
دینیات کا پہلا رسالہ	۱ر۲ پائی
ایضاً دوسرا رسالہ	۱ر۲ پائی
ایضاً تیسرا رسالہ	۲ر۲ پائی
صرف اردو کا ابتدائی رسالہ	۲ر
ہندسے و پہاڑے	۳ پائی
فارسی کی پہلی کتاب	۱ر۲ پائی
ایضاً دوسری کتاب	۳ر۲ پائی
ایضاً تیسری کتاب	۶ر
ایضاً چوتھی کتاب	۸ر
صرف فارسی کا ابتدائی رسالہ	۳ر
عربی کا قاعدہ	۶ پائی
تختۂ حروف عربی	۶ پائی
دینیات کی پہلی کتاب ..	۱ر۲ پائی
ایضاً دوسری کتاب ..	۲ر۶ پائی
ایضاً تیسری کتاب ..	۳ر۶ پائی
ایضاً چوتھی کتاب ..	۳ر۲ پائی
ایضاً پانچویں کتاب ..	۴ر
عوامل عربیہ	۱ر
غنیۃ الطالب وغیۃ الراغب	عہ
انگریزی قاعدہ	۳ پائی
انگلش پرائمر	۲ر۶ پائی
فسٹ ریڈر	۳ر۶ پائی
سیکنڈ ریڈر	۵ر۶ پائی
انگلش گرامر	۱ر۶ پائی
انگریزی اول چال	۶ر

نام کتاب	قیمت
معجزات محمدیہ انگریزی	۲ر
پکچر انگریزی خواجہ ضیاء الدین صاحب	۱ر۲ پائی
مولوی حافظ نذیر احمد صاحب کا پکچر نمبر ۱	۱ر۲ پائی
اثبات اصول اسلام " نمبر ۲	۲ر
رسالہ حمایت اسلام " نمبر ۳	۲ر
فطرۃ اللہ .. .. " نمبر ۴	۲ر
پکچر توحید یعنی مولوی صاحب کا پکچر نمبر ۵	۲ر۲ پائی
پکچر ایضاً نمبر ۶	۱ر۲ پائی
ایضاً ایضاً نمبر ۷	۲ر
ایضاً ایضاً نمبر ۸	۲ر
اثبات معجزات القرآن اردو	۴ر
پکچر خواجہ کمال الدین صاحب کا نمبر ۱	۲ر
اسلام کا زندہ معجزہ مؤلفہ ایضاً نمبر ۲	۲ر
پکچر شیخ عبدالقادر صاحب بی اے	۲ر
" گفت و شنید	۲ر
رفیق الطلبہ	۵ر
خواب حیرت	عہ
مجموعہ مرثیہ ناصر نواب ..	۲ر
ایک عیسائی کے تین سوالوں کے جواب	۴ر
ابطال الوہیت مسیح	۴ر
تقدیس الانبیا	۴ر
تحریف القرآن کا جواب ..	۶ پائی
ازالۃ الشبہات	۱ر۶ پائی
نظم ارشد نمبر ۹ ..	۲ر۶ پائی
مدلس دافع الوساوس - ارشد	۱ر
تضمین ارشد	۴ر
چندہ نامہ ارشد	۳ پائی
تحفہ مرزا ارشد	۹ پائی
انجمن نامہ ارشد	۱ر
مرقع حکمت ارشد	۴ر
مجموعہ نظم جلسۂ ہشتم انجمن ..	۱ر۶ پائی
ناصح حصہ دوم	۲ر
آئے ٹامہ	۳ پائی
نماز اور اُس کی حقیقت ..	۴ر
روزہ اور اُس کی حقیقت ..	۴ر
پنجابی نظم	۶ پائی
دافع الفساد	۳ر

نام کتاب	قیمت
انیس المسافرین (رسائل حج)	۴ر
رسالہ خدام حجاج	۲ر۲ پائی
اسلام اور اس کا بانی ..	۳ر
قوت فیصلہ	۲ر
اسرار التنزیل	۲ر
ضرورت قرآن	۲ر
تفسیر فیروزی ربع پارۂ عم	۲ر
ایضاً سورۃ الرحمٰن	۳ر
مناجات فیروزی	۲ر
فتح فیروزی	۳ر
اعجاز التنزیل	عہ
تصدیق براہین احمدیہ ..	۱۴ر
اُسبوع شریف	۲ر
مخزن الامثال	۳ر
الوہیت مسیح اور تثلیث کا رد حصہ اول	۴ر
ایضاً ایضاً " دوم	۴ر
صحیح مسلم	۱۰ر
جواہر صدیہ	۱۴ر
مسلم گائیڈ (نماز انگریزی)	۴ر
ولادت مسیح	۳ر
مرقع اسلام	۴ر
تیر اعظم	۴ر
آئینہ کمالات اسلام	۱۰ر
برکات الدعا	۲ر
تفسیر دانیال (انگریزی) ..	۱ر
مجموعہ عطر حصہ اول ..	۵ر
سنہ ضروریہ	۱ر۶ پائی
تریاق اخبری	۲ر۶ پائی
کتاب الصرف	۴ر
کتاب النحو	۶ر
پکچر حکیم امین الدین صاحب	۲ر
بیرسٹر ایٹ لا	

العبد
سید امیر شاہ لائبریرین
انجمن حمایت اسلام لاہور